M.A.ISLAMIC STUDIES SEMISTER (1)PAPER MIS(104)

TOPIC:SOME PROMINENT INDIAN MUTAKALLEMIN

DATE ;10/6/20217

BY DR.MUMTAZ ALAM

عنوان: ہندوستان کے مشہور متکلمین

گذشتہ اسباق جس میں ہندوستان میں علم کلام کے عروج وارتقا کا جائزہ لیا ہے اس سے اس کی پوری وضاحت ہوتی ہے کہ ہندوستان میں علم کلام کی ابتدا بہت پہلے سے ہو چکی ہے اور ہر دور میں اس فن کے ماہرین اس سرزمین پر پیدا ہوئے۔ علم کلام کے ماہرین کا یہاں جنم لینا ایک فطری تقاضے کی تکمیل ہے اس لئے ہندوستان خود مذاہب کی آماجگاہ اور بہت سے مذاہب کا مولد ہے جہاں چند مذاہب ہوں اور ایک دوسرے سے مباحثہ اور ایک دوسرے عقائد ومعمولات کو سمجھنے کی کوشش نہ ہو ایسا ناممکن ہے اس لئے اس سرزمین پر ایسے متکلمین بھی ہوئے جنہوں نے یہاں کے مزاہب کے مقابلے میں اسلام کے عقائد ومعمولات کی ترجمانی کی۔

علم کلام کے ناگزیر ہونے کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ اسلام میں جتنے فرقے پیدا ہوئے خواہ اس کی پیدائش کہیں ہو مگر ہندوستان کے مسلمان اس کے اثرات سے محفوظ نہیں رہ سکے مسلمانوں کا مشہور گروہ شیعہ اور سنی ہے ہندوستان کے بیشتر آبادی سنیوں کی ہے اہل تشیع بھی بعض علاقوں میں پائے جاتے ہیں جو ان کا مرکز ہے اس لے علاوہ ہندوستان کے ہر علاقے میں ان کی آبادی ہے ایسی صورت حال میں ان کے آپسی تنازعات اور عقائد ومعمولات کی بحثیں بھی ہوتی رہتی ہے اور بھی دیگر فرقے کے لوگ ہیں جن کے عقائد اہلسنت سے مختلف ہیں ان کے درمیان مناظرہ ومباہلہ ہوتے رہے ہیں فرقوں کے نظریات میں فرق ہونے کی وجہ سے بھی علم کلام کی اہمیت بڑھ جاتی ہے خود مغل بادشاہ اکبر نے دین الٰہی قائم کیا اس کی تردید کے لئے بھی علما کو علم کلام کے مباحث کے مطالعے کی ضرورت پڑی اس سلسلے میں حضرت مجدد الف ثانی کے مکتوبات اور رسائل کے کلامی مباحث اس دور کے باطل نظریات کی تردید اور اسلام کے عقائد کی صحیح ترجمانی پر مشتمل ہے

شاہ ولی اللہ دہلوی کا دور مسلمانوں کے زوال کا دور ہے مسلمانوں کی حکمرانی کے دن گنے جارہے تھے نہ صرف سلطنت کا وقار ختم ہو رہا تھا بلکہ علمی، تہذیبی اور فکری اعتبار سے بھی مسلمان زوال پذیر ہو رہے تھے جب بھی کسی قوم پر ایسا وقت آتا ہے تو ان کی جو کیفیت ہوتی ہے وہ جگ ظاہر ہے عقائد، معمولات، افکار، نظریات، تہذیب وثقافت سب کی دیواریں متزلزل ہو جاتی

ہے

ایسے دور میں شاہ ولی اللہ دہلوی نے اسلامی عقئد، عبادات اور معمولات کی عقلی وضاحت کی اوران کی کتاب ''حجۃ اللہ البالغہ '' عالمی شہرت رکھنے والی کتاب ہے اس کو بہت سے جامعات میں باضابطہ شامل نصاب کیا گیا ہے بلا مبالغہ ہندوستانی فکر کے ساتھ اس کتاب کو دنیا کے کسی بھی علمی وفنی مجلس میں ہندوستان کے نمائندہ کے طور پر پیش کر سکتے ہیں

شاہ ولی اللہ کے صاحبزادے شاہ عبدالعزیز دہلوی کی کتاب ''تحفہ اثنا عشری'' بھی اہل تشیع کے نظریات وحقائق سے واقف کر انے والی کتاب ہے اس کتاب نے شیعی نظریات کے مقابلے میں اہلسنت کی برتری ثابت کرنے میں اہم رول ادا کیا ہے

ہندوستان میں انگریزوں کا تسلط صرف قومی غلامی ہی ساتھ نہیں لایا بلکہ عیسائی مشینری کے تحت اسکول، کالج، اور تبلیغ کا جو نیا دور شروع ہوا اس زمانے میں بھی اسلامی کے صحیح عقائد کی ترجمانی علما کی ذمہ داری تھی اور بہت سے علما نے اس کار خیر کو انجام دیا اور بعض لوگ دانستہ یا غیر دانستہ علم کلام کے مباحث کو اس انداز سے اٹھایا کہ نئے نظریات کی بناڈالنے کی وجہ سے وہ فن کے شناور کی حیثیت سے علمی تاریخ کے حصہ تو بن گئے مگر مسلمانوں کو نہ ان کی شخصیت متاثر کر سکی اور نہ ان کے افکار۔ اس خیال کے لوگوں کے سرخیل سر سید احمد خان جن کی کلامی مباحث پر کئی تصانیف ہے مگر ان تصانیف میں روایت سے بغاوت کی ایک دنیا آباد ہے

ہندوستان کے متکلمین میں ایک مشہور نام شبلی نعمانی کا ہے انہوں نے اپنی زندگی کے بہت سال شبلی کی صحبت میں گزارا مگر وہ ان کے کلامی نظریات کے قائل نہیں ہوئے اور جدت کے غلبہ کے باوجود وہ قدیم ورثہ علمی کی حقیقت کے قائل اور معترف تھے علم کلام سے ان کی دلچسپی ابتدا سے تھی بعد میں ضرورت محسوس کرتے ہوئے انہوں نے اس فن پر دو کتاب لکھی ایک کا نام ''الکلام'' اور دوسرے کا نام ''علم الکلام'' ہے اس کتاب میں انہوں نے روایات سے بغاوت کے بجائے جدید رجحان کے مطابق اسلامی عقائد معمولات کی توضیح کی اس توضیح نے قدیم علما کے نظریات کو تقویت پہنچائی اور قدیم علمی سرمایہ کا تعارف دنیا کے سامنے آیا